۱۷۳واں باب

دورِ غربت ختم ہوا

[مابعد حدیبیہ، سُوْرَةُ الْفَتْحِ]

۱۰۸: سُوْرَةُ الْفَتْحِ [۴۸-۲۶:حٰمٓ]

نزولی ترتیب پر ۱۰۸ ویں، ۲۶ ویں پارے میں سورۃ نمبر ۴۸

باب ۱۷۳

دورِ غربت ختم ہوا

۱۰۸: سُوۡرَۃُ الۡفَتۡح [۴۸-۲۶:حٰمٓ]

عمرے کے ارادے سے آنے والا قافلہ عمرہ ادا کیے بغیر اور بعض ایسی شرائط پر معاہدہ کر کے واپس ہو رہا ہے جو بادی النظر مسلمانوں کے مقابلے میں قریش کی برتری کو ظاہر کر رہی ہیں۔ اہلِ ایمان محض نبی کے کہنے پر جانی دشمن کے دروازے تک بلاخوف وخطر چلے آئے اور پھر صلح کے معاہدے کو تردد کے باوجود نبیؐ کے اشارے پر قبول کر لیا۔ قافلہ ابھی چلا ہی ہے کہ روح الامین اللہؑ کی جانب سے کتابِ مجید کا ایک جُزلے کر آتے ہیں تا کہ اللہ اہلِ ایمان کے جذبہ ایمانی اور نبیؐ پر اعتماد کی تحسین فرمائے اور اُنھیں اُن کی فرماں برداری اور جاں نثاری پر انعام کا مژدہ سنائے۔ اللہ اپنی مسرت کا اظہار اور بشارت نازل فرما رہا ہے، سُوۡرَۃُ الۡفَتۡح نازل ہو رہی ہے، مالک فرما رہا ہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ : اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ۙ﴿۱﴾ [ترجمہ: اے نبیؐ، بے شک ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کر دی]

واپسی کی راہ میں جب یہ آیات اُتریں تو کسی کے پوچھنے پر کہ کیا اللہ تعالیٰ ہمارے [بغیر عمرہ ادا کیے] اسی سفر اور اسی [بظاہر دب کر کی گئی] صلح کو فتح مبین کہہ رہا ہے تو آپؐ نے فرمایا ای والذی نفس محمد بیدہٖ انہٗ لفتح۔ "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے، یقیناً یہ فتح ہے" اس سفر اور صلح کے فتح ہونے پر ذاتِ گرامی ﷺ نے مدینہ پہنچ کر یوں وضاحت فرمائی:

- حقیقت میں تو یہ بہت بڑی فتح ہے۔
- تم مشرکوں کے عین گھر پر پہنچ گئے اور [وہ سہم کر رہ گئے، اپنی ناک اونچی رکھنے کی خاطر]،
- انہوں نے آئندہ سال عمرہ کرنے کی درخواست [خوشامد] کر کے تمہیں واپس جانے پر راضی کیا۔
- انہوں نے تم سے خود جنگ بند کر دینے اور صلح کر لینے کی خواہش کی،
- حالانکہ ان کے دلوں میں تمہارے لیے جیسا کچھ بغض ہے وہ [تمھیں] معلوم ہے۔
- اللہ نے تم کو ان پر غلبہ عطا کر دیا ہے۔
- کیا وہ دن بھول گئے جب احد میں تم بھاگے جا رہے تھے اور میں (محمدؐ بن عبداللہ) تمہیں پیچھے سے پکار رہا تھا؟

— کیا وہ دن بھول گئے جب جنگ احزاب میں ہر طرف سے دشمن چڑھ آئے تھے اور کلیجے منہ کو آرہے تھے"؟ (بیہقی بروایت عروہ بن زبیرؓ)۔

آنے والے چند مہینوں میں ہر چھوٹے بڑے عام و خاص اور مسلمان اور کافر پر یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ صلح حدیبیہ مسلمانوں کی فتوحات اور مشرکین مکہ کی آخری رسوائی کا آغاز تھی۔ کبار صحابہ کرامؓ فرمایا کرتے تھے کہ "لوگ فتح مکہ کو فتح کہتے ہیں، حالانکہ ہم اصل فتح صلح حدیبیہ کو سمجھتے ہیں"

نبی ﷺ اور اہلِ ایمان کی گزشتہ اُنیس برسوں کی جدوجہد کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملنے والی اس فتح کے موقع پر خالقِ ارض و سمانے اس طویل عرصے کے دوران وہ تمام خامیاں معاف فرمادیں جو کام کرتے ہوئے اس سعی وجہد میں رہ گئی تھیں اور مومنین کو یہ مژدہ جانفزا سنایا کہ تمھارے ہاتھوں غلبۂ دین اسلام [اظہارِ دین] کی شکل میں اللہ اپنی نعمتوں کی تمام پر اپنی زبردست نصرت یا بے مثل و بے نظیر نصرت کی تکمیل کرنے والا ہے۔ وہی خالقِ کائنات جو ابھی پچھلے سفرِ عمرہ میں اور صلح کے موقع پر بارہا اپنی سکینت نازل فرماتا رہا کہ اگر تم خوف زدہ ہو جاتے یا کبھی طیش میں آجاتے یا کبھی مایوسی تمھیں گھیر لیتی تو اللہ کی جانب سے بخشے ہوئے سکون واطمینان اور ثبات قلب [یعنی سکینت] کے بغیر یہ سفر اور یہ صلح ممکن نہ تھی۔

قارئین ذرا یاد کریں کہ کتنے ایسے مواقع تھے کہ جب خوف یا طیش واشتعال یا مایوسی اُنھیں گھیر لینے کے لیے تیار تھی، انسان کمزور پیدا ہوا ہے، اعصاب کو جھنجوڑنے کی خصلت رکھنے والے مواقع پر ایسا ہی ہوتا ہے لیکن ہر بار اللہ کی طرف سے سکینت نازل ہوتی رہی:

— جس وقت رسولِ عربیؐ نے عمرے کے لیے دشمنوں کے شہر مکہ میں جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا
— جب راہ میں غیر مسلح زائرین تک یہ خبر آئی کہ قریش جنگ پر آمادہ ہیں
— جب حدیبیہ کے مقام پر کفار کے لڑاکا دستوں نے مسلمانوں کو آگے جانے سے روکا
— جب مشرکین نے مسلمانوں کے خیموں پر چھاپے اور شب خون مار کر اشتعال دلانے کی کوشش کی
— جب اطلاع ملی کہ مسلمانوں کے بھیجے ہوئے سفارت کار کو کفار نے شہید کر دیا ہے
— جب مکے کا رہنے والا زخمی نوجوان اسلام لانے کے جرم میں زنجیروں میں جکڑا ہوا سامنے آیا
— جب ایسی شرائط پر صلح کی دستاویز تیار ہونے لگی جو مسلمانوں کی پوری جماعت کو ناقابل فہم تھیں

اِن تمام مواقع پر بے مثال صبر و سکون اور ثبات و فرماں برداری انسانوں کے بس کی نہ تھی اور صحابہؓ

کرام رضی اللہ عنہم کے اُس مقدس اور عظیم گروہ کے بھی بس میں نہ تھی جو اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم راہ تھا، اگر اللہ تبارک و تعالیٰ ویسی سکینت نہ اُتار دیتا [هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ (۴:۴۸) وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں کو اطمینان و سکون سے بھر دیا تاکہ ان کے ایمان میں مزید ایمان کی افزونی ہو۔] یہ ویسی ہی تھی جیسی اُس نے اُحد کے میدان میں مسلمانوں کی لخت لخت زخمی فوج پر اُتاری تھی۔

اور یہ سکینت محض ایک وقتی اعلیٰ درجے کا صبر و ثبات ہی نہیں تھا بلکہ اللہ کے سامنے اپنے ایمان کے بڑھ کر انتہاؤں تک پہنچ جانے کا سبب بھی بن گیا، جیسا کہ انھوں نے احزاب میں مسلح افواج کے دَل بادل مدینہ پر چڑھ آتے وقت اپنے ایمان میں بڑھوتری کا مشاہدہ کیا تھا، کیسے مبارک تھے وہ لوگ جن کے ایمان کی افزودگی کی گواہی وہ دے جس پر ایمان لایا گیا تھا!

وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۡ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ؀۲۲ [سُوْرَةُ الْاَحْزَاب]	اور جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو پکار اٹھے کہ یہ وہی چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسولؐ نے ہم سے وعدہ کیا تھا، اللہ اور اس کے رسولؐ کی بات بالکل سچّی تھی۔ اس واقعہ نے اُن کے ایمان اور ان کی سپردگی کو اور زیادہ بڑھا دیا۔

زمین اور آسمانوں میں کام کرنے والی ساری ظاہر اور پوشیدہ قوتوں کے، انسانوں کے اور فرشتوں کے تمام لشکر اللہ ہی نے تخلیق و تشکیل دیے ہیں اور یہ تمام اُسی کے قبضہ قدرت میں ہیں [وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ] اور وہ سب کچھ جاننے والا اور نظام کائنات کی حکمتوں کو سمجھنے والا ہے، وہ بہتر جانتا ہے کہ کب اپنی نظر نہ آنے والی طاقتوں سے اپنے دشمنوں سے نبٹ لے، کب فرشتوں کے ذریعے نظر آنے والا عذاب بھیج دے اور کب انسانوں کے لشکروں سے اپنے دشمنوں کو شکست دے۔ اللہ اپنے دین کی سرفرازی کا یہ کام فرشتوں کے لشکر سے یا کسی اور ذریعے سے بھی لے سکتا تھا، اُس نے یہ کام اہلِ ایمان سے اس لیے لیا کہ اُن کو جنتوں میں داخل کرے، فرمایا گیا کہ: لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ..... ۵

[ترجمہ: اِن مومن مردوں اور عورتوں کو اُن جنّتوں میں ہیشگی کے قیام و رہائش کے لیے لے جائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی] مومن عورتوں کے متعلق الگ سے صراحت کی ضرورت یوں پیش آئی کہ کوئی یہ گمان نہ کرے کہ اس فتح کا سہرا صرف مومن مردوں ہی کے سر ہے، اِس کاوش اور کامیابی میں وہ عظیم خواتین بھی شامل ہیں جنھوں نے اپنے شوہروں، بیٹوں، بھائیوں اور باپوں کو اس موت کے منہ کی جانب اِس خطرناک سفر پر جانے

سے روکنے اور آہ وفغاں سے ان کے حوصلے پست کرنے کے بجائے اُن کی ہمت افزائی کی اور جو اُن کے پیچھے اُن کے گھر، اُن کے مال، اُن کی عزت و آبرو اور اُن کے بچوں کی محافظ بن گئیں۔ یہ عظیم خواتین گھر بیٹھنے کے باوجود اس فتح کے حاصل کرنے میں اور اس کا اجر پانے میں برابر کی شریک ہیں۔ اللہ یقین دلاتا ہے کہ اِن عورتوں اور مردوں کے جنت میں داخلے سے پہلے اِن کی تمام بشری کمزوریوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

جب مسلمان عمرے کے ارادے سے اپنے جانی دشمنوں کے شہر میں غیر مسلح جانے کی تیاری کر رہے تھے، وہ دشمن جو پچھلے چار برسوں میں تین مرتبہ مدینہ پر اس ارادے سے چڑھائی کر چکا تھا کہ رسول اللہؐ کو قتل کر کے اور شہر مدینہ کو تخت و تاراج کر کے ہی واپس آئے گا تو یہود و منافقین اور عرب میں بسنے والے غیر جانب دار اور جانب دار سبھی کو اس بات کا یقین ہو چلا تھا کہ آپؐ حدودِ حرم تک پہنچ ہی نہ پائیں گے اور اس سفر سے زندہ ہرگز واپس نہ آسکیں گے۔ اور مکہ کے مشرکین قریش نے سمجھ رکھا تھا کہ وہ ہزاروں برس سے رائج عمرے اور حج کے قواعد و ضوابط کے تحت تو اِن کو عمرے سے منع نہیں کر سکتے تھے لیکن اگر اِنھوں نے عمرہ کر لیا تو اُن کی ناک کٹ جائے گی، ہاں اگر یہ واپس چلے جائیں اور ہماری اجازت اور کرم نوازی سے بعد میں کبھی آنے کی ہم سے دست بستہ اجازت مانگیں تو ہماری عزت بچ جائے گی اور اس اجازت کے بدلے ہم بھی اِن سے اپنے تجارتی قافلوں کے بحفاظت گزر جانے کا اجارہ (ویزہ، پروانہ راہداری) حاصل کر لیں گے۔ تمام گروہوں کے اِن سارے خیالات و نظریات کی پشت پر ایک بدگمانی کام کر رہی تھی، وہ یہ کہ اللہ اپنے نبیؐ کی مدد نہ کرے گا اور حق و باطل کی اس جنگ میں باطل کو حق والوں کو شکست دینے کا پورا موقع دے گا، کیسی حماقت تھی اِن لوگوں کی !! اللہ اپنے تبصرے میں فرماتا ہے کہ یہ لوگ رسوائی اور خواری کے پھیر میں خود آ گئے، [اُلٹی ہو گئیں سب تدبیریں!] الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَآىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ ..... ⑥ [جو اللہ کے متعلق برے گمان رکھتے ہیں۔ آج اُن مصائب کے چکر میں وہ خود ہی پھنس گئے ہیں!]

آیاتِ مبارکہ کے لفظ يُبَايِعُوْنَكَ میں اشارہ اُس بیعت کی طرف ہے جو سیّدنا عثمانؓ کے شہید ہو جانے کی خبر سن کر رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف سے خود اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر اُنھیں بیعت میں شریک فرمایا۔ نبی اکرمؐ کا ان کی طرف سے خود بیعت کرنا لازماً یہ معنی رکھتا ہے کہ نبی اکرمؐ کو یہ اعتماد تھا کہ اگر وہ زندہ و موجود ہوتے تو یقیناً بیعت کرتے۔ اور یہ بیعت اس بات کا اظہار بھی تھی کہ آپؐ اُن کی زندگی کے بارے میں قطعاً لاعلم تھے، آپؐ اُن کے انتقام کے لیے بیعت لے رہے تھے اور شبہ میں بھی تھے کہ شاید وہ زندہ ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ اِنَّا
فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ۙ﴿۱﴾ لِّیَغۡفِرَ لَکَ
اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ
یُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ یَہۡدِیَکَ صِرَاطًا
مُّسۡتَقِیۡمًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَنۡصُرَکَ اللّٰہُ نَصۡرًا
عَزِیۡزًا ﴿۳﴾ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ
فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا
مَّعَ اِیۡمَانِہِمۡ ؕ وَ لِلّٰہِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ
الۡاَرۡضِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ۙ﴿۴﴾
لِّیُدۡخِلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ
تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ
فِیۡہَا وَ یُکَفِّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ ؕ وَ کَانَ
ذٰلِکَ عِنۡدَ اللّٰہِ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ۙ﴿۵﴾ وَّ
یُعَذِّبَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ الۡمُنٰفِقٰتِ وَ
الۡمُشۡرِکِیۡنَ وَ الۡمُشۡرِکٰتِ الظَّآنِّیۡنَ
بِاللّٰہِ ظَنَّ السَّوۡءِ ؕ عَلَیۡہِمۡ دَآئِرَۃُ
السَّوۡءِ ۚ وَ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ وَ
لَعَنَہُمۡ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ جَہَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتۡ
مَصِیۡرًا ﴿۶﴾ وَ لِلّٰہِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ
الۡاَرۡضِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا ﴿۷﴾

اے نبیؐ، بے شک ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کر دی تاکہ اللہ تمہارے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دے۔ اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دے اور تمہیں ایک سیدھی راہ چلائے۔ اور تمہیں اپنی ناقابل شکست نصرت سے نوازے۔ وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں کو اطمینان سے بھر دیا تاکہ:

ان کے ایمان میں مزید ایمان کی افزودگی ہو۔ زمین اور آسمانوں کے سب لشکر اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ علیم و حکیم ہے تاکہ:

اِن مومن مردوں اور عورتوں کو اُن جنّتوں میں ہمیشگی کے قیام و رہائش کے لیے لے جائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور اُن کی برائیاں مٹا دے۔ اللہ کے نزدیک یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اور تاکہ:

اُن منافق مردوں اور عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرکہ عورتوں کو عذاب دے جو اللہ کے متعلق برے گمان رکھتے ہیں۔ آج اُن مصائب کے چکر میں وہ خود ہی پھنس گئے ہیں! اور ان پر اللہ کا غضب ہوا اور ان پر اس نے لعنت کی اور ان کے لیے اس نے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ نہایت برا ٹھکانا ہے! زمین اور آسمانوں کے لشکر اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

اے نبیؐ، بے شک تم اور تمھارے ساتھی عمرہ کیے بغیر حدیبیہ سے ایک نوع کی شکستہ دلی کے ساتھ ایک ایسے معاہدے کے بعد واپس ہو رہے ہو، جس کی بعض شرائط سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہلِ مدینہ نے اہلِ مکہ سے دب کر معاہدہ کیا ہے۔ لیکن جان لو کہ اسی معاہدے کے ذریعے ہم نے تم کو کھلی فتح عطا کر دی تا کہ اللہ تمہارے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دے۔ اور غلبہ دین کے ذریعے تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دے اور برسوں کی ایک جاں گسل دفاعی جدوجہد کے بعد تمھیں ایک آسان اور سیدھی فاتحانہ راہ چلائے۔ اور تمھیں اپنی ناقابل شکست نصرت سے نوازے۔ وہی ہے جس نے تمھارے ہمراہ چلنے والے مومنوں کے دلوں کو اطمینان سے بھر دیا تاکہ ان کے ایمان میں مزید ایمان کی افزودگی ہو۔ زمین اور آسمانوں میں کام کرنے والی ساری ظاہر اور پوشیدہ قوتوں کے سب لشکر اللہ ہی نے تشکیل دیے ہیں اور اُسی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ علیم و حکیم ہے۔ اس معاہدے کے ذریعے اللہ نے اہلِ ایمان کی فتح و نصرت اور مغفرت اور ایمان کی افزودگی اور دلوں کے سکون کا اہتمام اس لیے کیا تاکہ جن اہلِ ایمان نے عسرت اور کمزوری اور کم طاقتی کے دور میں نبیؐ کا اخلاص اور جاں نثاری کے ساتھ وفاداری کا حق ادا کیا وہ اللہ کی شانِ جزا کو دنیا میں دیکھیں اور پھر آخرت کی زندگی میں، اللہ اِن مومن مردوں اور عورتوں کو اُن جنّتوں میں ہمیشگی کے قیام و رہائش کے لیے لے جائے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور اس راہ میں ہو جانے والی اُن کی کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور اُن کے نامہ اعمال سے اُن کی برائیاں مٹا دے۔ اللہ کے نزدیک اس دنیا میں پیدا کیے جانے والے انسانوں کو ملنے والی تمام کامیابیوں میں یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔

اور اس معاہدے کے ذریعے اللہ نے اہلِ ایمان کی فتح و نصرت اور مغفرت اور ایمان کی افزائش اور دلوں کے سکون کا اہتمام اس لیے بھی کیا تاکہ اِس ساری کشمکش کے عرصے میں اللہ کے رسولؐ اور مومنین کے لیے سوہانِ روح بنے اُن منافق مردوں اور عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرکہ عورتوں کو کڑھ کڑھ کر جل مرنے کا عذاب دے جو اللہ کے متعلق برے گمان رکھتے اور پھیلاتے رہے ہیں۔ جس خیالی شکست و رسوائی اور مصیبتوں کے چکر سے وہ اہلِ ایمان کو پچھلے برسوں میں ڈراتے رہے آج اُن مصائب کے حقیقی چکر میں وہ خود ہی پھنس گئے ہیں! اور ان پر اللہ کا غضب ہوا اور ان پر اس نے لعنت کی اور ان کے لیے اس نے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ نہایت برا ٹھکانا ہے! دیکھنے والے دیکھ لیں کہ جسے دیس نکالا دیا گیا تھا اب وہ (ﷺ) کس طرح فاتح اور مقتدر بن کر اپنے قدسیوں کے جلو میں چل رہا ہے، جاننے والے جان لیں کہ زمین اور آسمانوں کے لشکر اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيۡرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ تُعَزِّرُوۡهُ وَ تُوَقِّرُوۡهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّ اَصِيۡلًا ﴿۹﴾

اے نبیؐ، ہم نے تم کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور خبر دار کر دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اے لوگو، اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آؤ، اُس ایک اللہ کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتے رہو۔

نوشتہ دیوار ہے کہ جو لوگ کم و بیش گزشتہ دو دہائیوں (بیس برسوں) میں اللہ کے رسولؐ کے پیغام، بشارت اور ڈراوے کو نہ سمجھ سکے اب سمجھ لیں۔ فتح کے نقارے پر چوٹ پڑتی ہے حجاز کی سر زمین تھرّاتی ہے اور جبریلِ امین کے آوازے سے فضا گونجتی ہے۔ اے نبیؐ، ہم نے تم کو حق کی شہادت دینے والا، ہمیشگی کی جنّتوں کی بشارت دینے والا اور دنیا میں شکست و رسوائی اور آخرت کے لیے دہکائی آتش جہنم سے خبر دار کر دینے والا بنا کر بھیجا ہے تا کہ اے انکاری لوگو، بہت ہو گیا اب تو:

اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آؤ اور وہ اللہ جس نے یہ فتح مبین عطا کی ہے، اُس ایک اللہ کی از بس تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام یعنی ہر دم و ہر آن مشرکین اور اہلِ کتاب کے اللہ پر تراشے ہوئے ہر شرکیہ بہتان کی تردید کے لیے اپنے رب کی پاکی [تسبیح] بیان کرتے رہو۔

یا

جیسا کہ بیشتر مفسرین نے کیا، اوپر ترجمے اور مفہوم میں تینوں ضمائر میں اللہ تعالیٰ کو مرجوع سمجھا گیا ہے البتہ وَ تُعَزِّرُوۡهُ وَ تُوَقِّرُوۡهُ ؕ میں دونوں ضمائر کا اشارہ رسول اللہ ﷺ کی جانب مان لیا جائے تو ترجمہ یوں ہو گا:

اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آؤ اور اُس کے رسولؐ کا ساتھ دو، اُس کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام یعنی ہر دم و ہر آن مشرکین اور اہلِ کتاب کے اللہ پر تراشے ہوئے ہر شرکیہ بہتان کی تردید کے لیے اپنے رب کی پاکی [تسبیح] بیان کرتے رہو۔

آگے بیعتِ رضوان کرنے والوں کی شان میں فرمایا جارہا ہے کہ وہ ایک عام انسان کے ہاتھ پر بیعت نہیں کر رہے تھے بلکہ اللہ کے نمائندے کے ہاتھ پر کر رہے تھے اس لیے در حقیقت یہ بیعت اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو رہی تھی۔ فرمایا جارہا ہے کہ اے نبی، ایمان کا دعویٰ کرنے والے اطراف مدینہ کے جو لوگ بلانے کے باوجود تمھارے ساتھ نہیں آئے، تمہارے مدینہ پہنچنے پر اپنے نہ جانے کے جو جھوٹے بہانے پیش کریں گے وہ محض جھوٹی بناوٹی باتیں ہوں گی۔، وہ خوب جانتے ہیں کہ اُن کا گمان یہ تھا کہ جانے والے زندہ نہیں پلٹیں گے، قریش اِنھیں قتل کردیں گے۔ اپنی دانست میں انہوں نے اس خطرناک سفر پر نہ جاکر بڑی عقل مندی کی تھی۔ اب باتیں بناتے ہیں کہ تم اِن کے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا کرو، اے نبیؐ اِن سے کہو کہ اللہ تو دلوں کا حال جانتا ہے، تمھیں جب نہ جانے پر کوئی ندامت و شرمندگی ہی نہیں تو میری دعا سے کیا ہوگا، میں اللہ کے فیصلے کو روک دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا ہوں۔ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کردوں تو میری یہ دعا تمہیں اللہ کی سزا سے نہ بچا سکے گی۔ کہا گیا ہے کہ تمہارے دلوں کے لیے یہ گمان بڑا ہی خوش کن تھا کہ محمد (ﷺ) اور اُس کے ساتھی مارے جائیں گے، حقیقت یہ ہے کہ تم سخت فسادی اور ٹیڑھے ہو۔ اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان نہ رکھتے ہوں ایسے کافروں کے لیے ہم نے دہکتی آگ تیّار کر رکھی ہے۔

یہاں دیکھیں کہ ایمان کا دعویٰ کرکے دینِ حق کے لیے نہ نکلنے والوں کے ایمان کا اللہ نے انکار کیا ہے اور اِن کے لیے اللہ نے کافر کا لفظ استعمال کیا ہے وَ مَنۡ لَّمۡ یُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ فَاِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ سَعِیۡرًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کافر کہتا ہے جو اللہ اور اس کے دین کے معاملہ میں وقت پڑنے پر اپنے جان و مال سے اخلاص کا ثبوت نہ دیں لیکن یاد رہے کہ یہ وہ کفر نہیں ہے جس کی بنا پر دنیا میں کسی شخص یا گروہ کو خارج از اسلام قرار دے دیا جائے، بلکہ یہ وہ کفر ہے جس کی بنا پر بندہ روزِ محشر کافر قرار پائے گا۔ ان آیات کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان نام نہاد مسلمانوں کو جن کے بارے میں یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی تھی، خارج از اسلام قرار نہیں دیا بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے اگلی آیہ مبارکہ میں اپنے غفور و رحیم ہونے کا واسطہ دے کر یہ اشارہ کیا ہے کہ اگر تم اپنی حالت بدل لو اور مخلصین کی مانند، بیعتِ رضوان کرنے والے اصحابؓ کی مانند روّیہ اختیار کرلو تو تمھاری خلاصی ہو سکتی ہے فی الحال تمھاری معذرت واپس کی جارہی ہے اور جلد ہی ایک ایسا معرکہ درپیش ہوگا جس میں بہت فائدے سمیٹنے اور مالِ غنیمت حاصل کرنے کا موقع ہوگا، وہاں تم اگر چاہو گے بھی تو تمھیں نہیں لے جایا جائے گا۔ یہ اشارہ تھا معرکہ خیبر کی جانب۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ
اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ
نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ
اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ
ع۱ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ
الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ
اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ
يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ
اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ
بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ
الرَّسُوْلُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ
اَبَدًا وَّ زُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ
ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖۚ وَ كُنْتُمْ قَوْمًۢا
بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ مَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَ
لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ كَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ
الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ
لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ

اے نبیؐ، جب لوگ تم سے بیعت کر رہے تھے، در اصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے۔ اُن کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ تھا اب جو اس عہد کو توڑے وہ اس نقض عہد (عہد شکنی) کا وبال اپنے ہی سر لے گا اور جو اس عہد کو پورا کرے گا جسے اُس نے اللہ سے کیا ہے تو اللہ اس کو عنقریب ایک اجر عظیم دے گا۔ اے نبیؐ، بدوی عربوں میں سے جو لوگ پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے وہ آکر ضرور تم سے عذر کریں گے کہ ہم اپنے اموال اور بال بچوں میں لگے رہ گئے ، پس آپ ہمارے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ حقیقت یہ ہے اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ ان سے کہیے کہ کوئی ہے جو تمہارے معاملے میں اللہ کے فیصلے کو روک دینے کا کچھ بھی اختیار رکھتا ہو اگر وہ تمہیں کوئی نقصان یا نفع پہنچانا چاہے؟ تمہاری باتوں اور کاموں سے تو اللہ خوب باخبر ہے۔ بلکہ تم نے یہ گمان کیا کہ جانے والے ہر گز اپنے گھر والوں میں نہ پلٹ سکیں گے اور تمہارے دلوں کے لیے یہ گمان بڑا ہی خوش کن تھا ۔ تم نے برے برے گمان کیے اور تم سخت فسادی اور ٹیڑھے ہو۔ اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان نہ رکھتے ہوں ایسے کافروں کے لیے ہم نے دہکتی آگ تیّار کر رکھی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک اللہ ہی ہے ، جسے چاہے معاف کرے گا اور جسے چاہے سزا دے گا، اور وہ غفور ورحیم ہے۔ جب تم فائدے سمیٹنے کے لیے جانے لگو گے یہ پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ تم سے ضرور کہیں گے کہ ہمیں بھی ساتھ چلنے کی اجازت دی جائے۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے فرمان کو بدل دیں۔

اے نبیؐ، بیعتِ رضوان کے اُس یادگار موقع کو یاد کرو جب لوگ تم سے جاں نثاری اور وفاداری کی بیعت علی الموت کر رہے تھے حقیقت یہ ہے کہ وہ اللہ کے نمائندے کے ہاتھ پر بیعت کر کے دراصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ تھا اب جو اس عہد کو توڑے وہ اس نقضِ عہد (عہد شکنی) کا وبال اپنے ہی سر لے گا اور جو اس عہد کو پورا کرے گا جسے اُس نے اللہ سے کیا ہے تو اللہ اس کو عنقریب ایک اجر عظیم دے گا۔ ع

اے نبیؐ، بدوی عربوں میں سے جو لوگ عُمرے پر جانے کی تمھاری دعوت کے باوجود اپنی منافقت کی بنا پر اللہ کی جانب سے نکلنے کی توفیق نہ پا سکے اور پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے اب جب تم مدینہ واپس پہنچو گے تو وہ آکر ضرور تم سے طرح طرح کے بہانے بنائیں گے اور تم سے عذر کریں گے کہ ہم اپنے اموال اور بال بچوں میں لگے رہ گئے، پس آپ ہمارے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اِن کا نہ جانے کا ارادہ تھا اور نہ یہ لوگ اپنے نہ پہنچنے پر متاسف اور شرمندہ ہیں اور نہ ہی انھیں تیری دعائے مغفرت کی کوئی خواہش ہے، بس بڑے نیک بننے اور وفاداری کے جھوٹے اظہار کے لیے اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ ان سے کہیے کہ ٹھیک ہے، یہی بات ہے تو جان لو کہ مجھ سمیت کوئی نہیں ہے جو تمہارے معاملے میں اللہ کے فیصلے کو روک دینے کا کچھ بھی اختیار رکھتا ہو اگر وہ تمہیں کوئی نقصان یا نفع پہنچانا چاہے؟ تمہاری باتوں اور کاموں سے تو اللہ خوب باخبر ہے۔ اے منافقو! تم جھوٹ بولتے ہو، اصل بات یہ ہے کہ تم نے یہ گمان کیا کہ بلی کے گھر میں جانے والے چوزے ہرگز اپنے گھر والوں میں زندہ نہ پلٹ سکیں گے اور تمہارے دلوں کے لیے یہ گمان بڑا ہی خوش کن تھا۔ تم نے رسولؐ اور اہلِ ایمان کے لیے اپنی بری خواہشوں اور دشمنی کے زیرِ اثر اور بھی بہت سے برے برے گمانوں کے محل تعمیر کیے اور ہو ہی تم سخت فسادی اور ٹیڑھے۔ اور یہ پیچھے رہ جانے والے لوگ اچھی طرح جان لیں کہ ظاہری ایمان کے دعوے کی کوئی حقیقت نہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر صدقِ دل سے ایمان نہ رکھتے ہوں ایسے کافروں کے لیے ہم نے دہکتی آگ تیّار کر رکھی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک اللہ ہی ہے جو دلوں کے بھید جانتا ہے، اِس بنیاد پر، جسے چاہے معاف کرے گا اور جسے چاہے سزا دے گا، اور وہ غفور و رحیم ہے۔

عن قریب ہم تمھیں ایسی مہمات (خیبر، فدک وغیرہ) پر لے چلیں گے جن میں کسی آزمائش کا خطرہ نہیں ہو گا اور بڑی غنیمت کی توقع ہو گی چناں چہ جب تم اپنی جاں نثاری اور وفاداری کے فائدے سمیٹنے کے لیے جانے لگو گے تو ہم صرف اہلِ بیعتِ رضوان کو ہی جانے کی اجازت دیں گے یہ پیچھے چھوڑے ہوئے جھوٹے دنیا پرست کلمہ گو لوگ تم سے ضرور کہیں گے کہ ہمیں بھی ساتھ چلنے کی اجازت دی جائے۔ یہ چاہتے ہیں کہ خیبر کی مہم پر جانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو صرف اہلِ بیعتِ رضوان کو لے کر جانے کی پابندی والے اللہ کے فرمان کو بدل دیں۔

آگے فرمایا جارہاہے کہ خیبر کی مہم پر نبی اکرمؐ کے ساتھ صرف انہی لوگوں کو جانے کی اجازت دی جائے گی جو حدیبیہ کی مہم پر آپ کے ساتھ گئے تھے اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے۔ یہ ایک خصوصی انعام تھا عمرے کے خطرناک سفر پر جانے والوں اور اپنی موت پر بیعت کرنے والوں کے لیے کہ معرکہ خیبر میں وہ مالِ غنیمت میسر آیا، جس نے ناداروں کو تونگر کردیا۔ اللہ نے منافقین کو خیبر کی غنیمت سے محروم رکھا۔ اموال خیبر میں سے نبی اکرمؐ نے جعفر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حبشہ سے واپس آنے والے مہاجرین اور بعض دوسی اور اشعری صحابیوں کو بھی کچھ حصہ عطا فرمایا، مگر وہ یا تو خمس میں سے تھا، یا اصحاب رضوان کی رضامندی سے کچھ دے دلا دیا گیا کہ یہ اخلاق و مروت کے خلاف تھا بہت کچھ بہت ساروں میں بٹ رہا ہو اور اُس موقع پر آجانے والے اپنے ہی باعزت لوگ محروم رکھے جائیں، یاد رہے کہ اِن حضرات میں سے کسی کو حق کے طور پر کچھ نہیں دیا گیا۔

غزوہ تبوک کے بارے میں اُس کا نام لیے بغیر، جس کا ابھی نام و نشان بھی نہیں تھا، لیکن اللہ کے علم اور منصوبے میں تھا کہا جارہا ہے کہ وہ آنے والا معرکہ عمرے پر جانے سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے تلافی مافات کا موقع ہوگا، تم کو بڑے طاقت ور رومیوں سے قتال کے لیے بلایا جائے گا اور تم کو ان سے جنگ آخری قطرہ خون تک جاری رکھنی ہوگی یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلیں یا اسلامی حکومت کے مطیعِ فرمان ہوجائیں۔

آگے فرمایا جارہاہے کہ جس آدمی کے لیے جہاد میں شرکت کے لیے کوئی عذرِ واقعی ہو اس پر تو کوئی گرفت نہیں، مگر بغیر عذر کے قتال و جہاد سے پیچھے رہ جانے والے کسی بھی فرد کو اللہ اور اس کے دین کے ساتھ مخلص نہیں مانا جاسکتا اور انہیں یہ موقع نہیں دیا جاسکتا کہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمان معاشرے سے معاشرتی، معاشی اور سیاسی فائدے تو سمیٹیں اور دین حق کی سربلندی کے لیے قتال سے کترا جائیں۔

قارئین کو یاد رکھنا چاہیے کہ صلح حدیبیہ کے بعد قافلہ مدینے کی جانب رواں دواں ہے اور یہ آیات اُتر رہی ہیں۔

حدیبیہ میں منعقد ہونے والی بیعتِ رضوان کا مکرر تذکرہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے اُن تمام صحابہ کرامؓ کو جنھوں نے یہ بیعت کی تھی اللہ کی سندِ خوشنودی عطا ہوتی ہے۔ اللہ کی رضا پانے والے حدیبیہ میں موجود اِن صحابہؓ سے اگر کوئی شخص ناراض ہو، یا ان پر زبان طعن دراز کرے تو اس کی ناراضگی کا معاملہ اُن سے نہیں بلکہ اللہ سے ہے۔ بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ جس وقت اللہ نے ان صحابہ کرامؓ کو یہ خوشنودی کی سند عطا کی تھی اس وقت تو یہ مخلص تھے مگر بعد میں یہ اللہ اور اُس کے رسول کے بے وفا ہوگئے، وہ شاید اللہ کے بارے

میں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اللہ کو یہ آیت نازل کرتے وقت اُن کے مستقبل کی خبر نہ تھی،اس لیےاِن حضرات کے لیے اپنی خوشنودی کی سند کو قرآن مجید میں درج فرمادیاتاکہ تاقیامت یہ آیت پڑھی جاتی رہے اور سند دینے والے اللہ کی نعوذو باللہ ثُمَّ نعوذو باللہ مستقبل سے یا غیب سے لاعلمی کا اعلان کرتی رہے جس نے اِن صحابہؓ کو یہ پروانہ خوشنودی عطا کیا تھا۔

جس درخت کے نیچے یہ بیعت ہوئی تھی اُس کے بارے میں بخاری و مسلم اور طبقات ابن سعد کی روایت کے مطابق سعید بن المسیبؓ کہتے ہیں کہ میرے والد بیعت رضوان میں شریک تھے۔انہوں نے مجھ سے کہا کہ دوسرے سال جب ہم لوگ عمرۃ القضاء کے لیے گئے تو ہم اس درخت کو بھول چکے تھے، تلاش کرنے پر بھی ہم اسے نہ پاسکے۔یہ اُس درخت کا انجام تھا،نہ کہ وہ کہانیاں جواس کے بارے میں مشہور ہیں۔

اللہ تبارک و تعالی مومنین کو اپنا یہ احسان یاد دلاتے ہیں کہ اُس نے کفار قریش کو یہ ہمت نہ دی کہ وہ حدیبیہ کے مقام پر تم سے لڑ جاتے، ظاہری دنیا کے پیمانوں سے وہ تعداد و وسائل میں تم سے کہیں زیادہ تھے اور تم صرف اور صرف ایک ایک تلوار کے ساتھ زائر بنے ہوئے فقیرانہ حالتِ احرام میں تھے۔اسی طرح دوسری جانب مدینے کے اطراف میں نجد اور خیبر کی جانب سے کسی دشمن کو یہ جرأت نہ دی کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھالیتے اور تمام مردانِ جنگی سے خالی مدینے پر حملہ کردیتے۔رہتی دنیا تک کے لیے یہ دونوں امور اس بات کی نشانی ہیں کہ جو دینِ حق پر ثابت قدم رہتا ہے اللہ طرح طرح سے اُسے اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے۔

آیہ مبارکہ وَّ اُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا... ﴿۲۱﴾ میں اللہ تعالیٰ کا اشارہ مکہ کی جانب ہے کہ یہ شہر اگرچہ ابھی تمھارے قبضے میں تو نہیں آیا مگر اللہ نے اس کو تمھارے لیے محفوظ کرلیا ہے۔ساتھ ہی اہلِ ایمان کو،اُن کی اس خلش پر مطمئن کیا جارہا ہے کہ جب ہم نے موت کے لیے بیعت کرہی لی تھی قریش کے ساتھ جنگ کیوں نہ ہوئی؟ فرمایا گیا کہ اگر جنگ ہوتی تو ہم دشمنانِ دین کی شکلیں بگاڑ دیتے۔کہا گیا کہ مکہ میں بہت لوگ ہیں جو ایمان لاچکے ہیں اگر شہر میں بازارِ قتال گرم ہوتا تو تم اُن کو نہ پہچان سکتے اور وہ بھی مارے جاتے۔

اختتام کلام پر دوبارہ یقین دلایا گیا کہ یہ صلح ہی فتح مبین ہے اور اس کے نتیجے میں مقصدِ بعثت رسول کریم، خاتم النبیین ﷺ یعنی اظہار دین (غلبہ اسلام) کو پورا ہونا ہے۔ یہ سب اُسی غلبے کی تیاری ہے، پھر اہلِ ایمان، شرکائے بیعتِ رضوان کی تعریف ہے کہ یہ کفار کے مقابلے میں چٹان ہیں اور آپس میں ایثار پیشہ اور جاں نثار ہیں۔

قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ
مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ
تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا ۝١٥ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ
الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ
بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ
يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ
اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا
تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا ۝١٦ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا
عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ
حَرَجٌ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ
يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۚ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا
اَلِيْمًا ۝١٧ ۲۷
لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ
يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا
فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ
عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝١٨ وَّ
مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَ كَانَ
اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝١٩ وَعَدَكُمُ
اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا

ان سے دوٹوک کہہ دینا کہ اللہ پہلے ہی یہ فرما چکا ہے تم ہر گز ہمارے ساتھ نہیں چلوگے۔ یہ کہیں گے کہ نہیں، بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کر رہے ہو۔ بلکہ (اصل معاملہ یہ ہے کہ) یہ لوگ بات کو کم ہی سمجھتے ہیں۔ ان پیچھے چھوڑے جانے والے بدویوں سے کہنا کہ جلد تمہیں ایسے لوگوں سے قتال کے لیے بلایا جائے گا جو بڑے طاقت ور اور زور آور ہیں۔ تم کو ان سے جنگ جاری رکھنی ہو گی یا وہ مطیع ہو جائیں گے۔ اس وقت اگر تم نے اطاعت کی تو اللہ تمہیں اچھی جزادے گا، اور اگر تم نے منہ موڑا جیسا کہ اِس سے قبل تم نے منہ موڑا تھا تو وہ تم کو ایک دردناک عذاب دے گا۔ اندھے اور لنگڑے اور مریض پر کوئی حرج نہیں ہے۔ جو کوئی اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتا رہے گا اللہ اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اور جو روگردانی (نافرمانی) کرے گا اُسے دردناک عذاب دے گا۔

اُن اہلِ ایمان سے اللہ خوش ہو گیا، جو تم سے ایک پیڑ کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں کا حال اُسے (اللہ کو) معلوم تھا، اِس لیے اس نے ان پر سکینت نازل فرمائی، قریبی فتح بخشی اور بہت سامال غنیمت اُن کے نام کر دیا جسے وہ حاصل کریں گے۔ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جن کو تم پاؤ گے۔

ان سے دوٹوک ہماری اِن آیات کے حوالے سے کہہ دینا کہ اللہ پہلے ہی یہ فرما چکا ہے تم ہر گز ہمارے ساتھ نہیں چلوگے۔ تمھارا یہ جواب سُن کر یہ ضرور کہیں گے کہ نہیں، بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کر رہے ہو۔ بلکہ (اصل معاملہ یہ ہے کہ) یہ لوگ کبھی بھی اِن سے کہی گئی بات کو کم ہی سمجھتے ہیں۔ ان پیچھے چھوڑے جانے والے بدویوں سے کہنا کہ تمھاری صداقت کا امتحان جلد ہو جائے گا تمہیں ایسے لوگوں سے قتال کے لیے بلایا جائے گا جو بڑے طاقت ور اور زور آور ہیں۔ تم کو ان سے جنگ جاری رکھنی ہو گی یا وہ مطیع ہو جائیں گے۔ اس وقت اگر تم نے قتال کے حکم کی اطاعت کی تو اللہ تمہیں اچھی جزا دے گا، اور اگر تم نے منہ موڑا جیسا کہ اِس سے قبل عمرے پر جانے سے تم نے منہ موڑا تھا تو وہ تم کو ایک دردناک عذاب دے گا۔ قتال کے لیے نہ نکلنے پر اندھے اور لنگڑے اور مریض پر کوئی حرج نہیں ہے۔ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا رہے گا اللہ اُس کو اُن جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اور جو روگردانی (نافرمانی) کرے گا اللہ اسے وہ دردناک عذاب دے گا۔

بے سروسامانی کے عالم میں احرام باندھے ہوئے اُن اہلِ ایمان سے اللہ خوش ہو گیا، جو اے نبیؐ تم سے ایک پیڑ کے نیچے مشرکین سے قتال کے لیے اپنی موت کی حد تک جانے کی بیعت کر رہے تھے۔ ان کے دلوں میں جو ایمان کی فراوانی تھی اور اللہ کے دشمنوں سے جو دشمنی اور اُس کے نبی سے جو محبت تھی اُس کا حال اُسے (اللہ کو) معلوم تھا، اِس جوش کو صبر کا لباس دینے کے لیے اس نے ان پر سکینت [وقار اور سکون سے دشمن کا انتھک مقابلہ کرنے کی صلاحیت] نازل فرمائی، اُن کو انعام میں فوراً مل جانے والی فتح بخشی، جو صلح کی شرائط کی شکل میں مل چکی ہے، جس کی برکات جلد ہی ظہور میں آنے والی ہیں اور اللہ نے اپنے ریکارڈ میں بہت سامال غنیمت اُن بیعت کرنے والوں کے نام کر دیا جسے وہ جلد حاصل کریں گے۔ اللہ سب پر غالب اور حکمت والا ہے۔ اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جن کو تم پاؤ گے۔

فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ كَفَّ اَيْدِيَ
النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَ لِتَكُوْنَ اٰيَةً
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا۝۲۰ وَّ اُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا
عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَ كَانَ
اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا۝۲۱ وَ لَوْ
قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا
الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا
نَصِيْرًا۝۲۲ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
تَبْدِيْلًا۝۲۳ وَ هُوَ الَّذِيْ كَفَّ
اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ
عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ
اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا۝۲۴ هُمُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَ الْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ
يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَ لَوْ لَا رِجَالٌ
مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ
تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ
مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ
اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

فوری طور پر تو یہ فتح اس نے تمھیں عطا کر دی اور لوگوں کے ہاتھ تمھارے خلاف اٹھنے سے روک دیے، تاکہ یہ مومنوں کے لیے ایک نشانی بن جائے اور اللہ تمھیں سیدھے راستے کی طرف رہ نمائی کر دے، اس کے علاوہ دوسری اور غنیمتوں کا بھی (وہ تم سے وعدہ کرتا ہے جو گرچہ ابھی تک تمھارے ہاتھ میں نہیں مگر) اللہ نے ان کو تمھارے لیے قابو (reserve) کر رکھا ہے، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اگر یہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اس وقت تم سے قتال میں پڑ جاتے تو پیٹھ دکھا جاتے اور نہ کوئی حامی و مددگار پاتے۔ یہ اللہ کا (ناقابل تغیّر مقررہ) طریقہ (سنّت) ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے اور تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔ وہی ہے جس نے وادی مکہ میں ان کے ہاتھ تم پر پڑنے سے اور تمھارے ہاتھ اُن پر پڑنے سے روک دیے، حالاں کہ وہ ان پر تمھیں غلبہ عطا کر چکا تھا اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے دیکھ رہا تھا۔ یہ وہی لوگ تو ہیں جنھوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا اور ہدی کے اونٹوں کو ان کی قربانی کی جگہ نہ پہنچنے دیا۔ جنگ کی اجازت دے دی جاتی اگر (مکے میں) ایسے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جنھیں تم نہیں جانتے، اور اِس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ نادانستگی میں تم انھیں کافروں کے ساتھ پیس ڈالو گے اور اس سے تم پر الزام آئے گا۔ اللہ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرلے۔

فوری طور پر تو یہ فتح اس نے تمہیں عطا کر دی اور اُن کی تدبیریں اُن پر اُلٹ کے دشمن کے لوگوں کے ہاتھ تمہارے خلاف اٹھنے سے روک دیے، تاکہ یہ منظر نامہ مومنوں کے لیے اللہ کی حمایت ورضامندی کی ایک نشانی بن جائے اور اللہ تمھیں غلبہ دین کے سیدھے راستے کی طرف رہ نمائی کردے، اس کے علاوہ دوسری اور غنیمتوں اور فتوحات کا بھی (چہ عجب کہ اُس میں فتح مکہ بھی شامل ہو) وہ تم سے وعدہ کرتا ہے جو گرچہ ابھی تک تمھارے ہاتھ میں نہیں مگر اللہ نے ان کو تمھارے لیے قابو (reserve) کررکھا ہے، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حدیبیہ سے اُداس اُداس پلٹنے والے اے میرے بندو سنو، اگر یہ مکہ کے مشرک لوگ جنھوں نے کفر کیا اس وقت تم سے قتال میں پڑ جاتے تو یقیناً تمھارے سامنے نہ ٹھہر پاتے اور جنگ کو پیٹھ دکھا جاتے اور بھاگنے کے لیے کوئی جگہ نہ پاتے اور نہ ہی کوئی حامی و مددگار پاتے۔ کانٹے کے معرکہ حق وباطل میں یہ اللہ کا ناقابل تغیّر مقررہ طریقہ (سنّت) ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے اور تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔ وہی ہے جس نے مکہ کی وادی میں خوں ریزی نہ ہونے دی ان کے ہاتھ تم پر پڑنے سے اور تمہارے ہاتھ اُن پر پڑنے سے روک دیے، حالاں کہ وہ ان پر تمہیں غلبہ عطا کر چکا تھا اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے دیکھ رہا تھا۔ یہ جاہل مشرکین وہی لوگ تو ہیں جنھوں نے رسولؐ کے پیش کردہ دینِ اسلام کا کفر کیا اور ہزاروں برس کی قابلِ تقلید روایت کو پامال کرتے ہوئے تم کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے روکا اور ہدی کے اونٹوں کو ان کی قربانی کی جگہ نہ پہنچنے دیا۔ مشرکین مکہ سے جنگ کی اجازت دے دی جاتی اگر مکہ میں ایمان کو عزیز جاننے والے ایسے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں موجود نہ ہوتیں جنہیں اُن کے ایمان کے ظاہر نہ ہونے کے سبب تم نہیں جانتے، اور جنگ کی صورت میں اِس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ نادانستگی میں تم انہیں کافروں کے ساتھ پیس ڈالو گے اور اس سے تم پر الزام آئے گا۔ اللہ اِن ایمان کو چھپائے مسلمانوں کو بچانا چاہتا تھا، اللہ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کرلے، کسی کو اعتراض کا حق نہیں۔

لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِذْ جَعَلَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ
حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى
وَ كَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾ ۳۶
لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا
بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ
مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ
لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا
فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا
قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى
الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٢٨﴾
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗٓ
اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ۫

وہ اگر الگ ہوتے تو جو کافر تھے اُنھیں ہم ضرور سخت سزا دیتے۔ جب اِن کافروں نے اپنی عزت، محض جاہلانہ عزت کے بچاؤ کا عزم کر لیا تو اللہ نے اپنے رسولؐ اور ایمان والوں پر طمانیت نازل فرمائی اور اُن کو کَلِمَةَ التَّقْوٰى کا پابند رکھا کہ یہ ٹیم اس انعام کی زیادہ مستحق اور اس کی اہل تھی۔ اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے ع۔

واقعہ یہ ہے کہ اللہ نے اپنے رسولؐ کو خواب، سچا ہی دکھایا تھا۔ اللہ کے حکم سے تم ضرور مسجد حرام میں پورے امن و امان کے ساتھ داخل ہو گے، طریقے کے مطابق سر منڈائے اور بال کترائے ہوئے اور تمھیں کوئی خوف نہ ہو گا۔ وہ اُن امور کو جانتا تھا جنھیں تم نہیں جانتے تھے اس لیے اُس نے فوری طور پر تم کو ایک فتح دلا دی۔ وہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام ادیانِ پر غالب کر دے اور اس حقیقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں، اور جو ان کے رفیق ہیں وہ منکرین کے ساتھ سختی والے اور آپس میں رحیم ہیں۔ تم جب اُنہیں دیکھو گے تو رکوع و سجود، اور اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کی جستجو میں مشغول پاؤ گے۔

مکہ میں مسلمان اگر مشرکین سے کہیں الگ رہائش پذیر ہوتے تو اہل مکہ میں سے جو کافر تھے انھیں تمھارے ہاتھوں ہم ضرور سخت سزا دیتے۔ یہ حالات کا پسِ منظر تھا جب اِن کافروں [مکہ کے سرداروں] نے اپنے دلوں میں اپنی عزت، جاہلانہ اور سراسر خود ساختہ عزت کے بچاؤ کا عزم کر لیا تو اللہ نے اپنے رسولؐ اور ایمان والوں پر طمانیت [دشمن سے مقابلے کے دوران اشتعال میں آئے بغیر پر سکون رہتے ہوئے اپنی طاقت و قوت و ہمت کو جمع رکھنے اور بڑھانے کی صلاحیت] نازل فرمائی اور اُن کو کَلِمَۃُ التَّقْوٰی [ہر حال میں خوفِ الٰہی اور اطاعتِ رسولؐ کے اصول] کا پابند رکھا کہ اللہ کے رسولؐ کی برسوں کی محنت سے تیار کردہ یہ بلند کردار اور جاں نثار اور وقتی طور پر غم زدہ ٹیم اس انعام کی بڑی مستحق اور اس کی اہل تھی۔ اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ ع

واقعہ یہ ہے کہ اِس صلح نے جو تم ابھی مشرکین مکہ سے کر کے آرہے ہو یہ ثابت و ظاہر کر دیا کہ اللہ نے اپنے رسولؐ کو خواب، سچا ہی دکھایا تھا۔ اب آنے والے برس اللہ کے حکم سے تم ضرور مسجد حرام میں پورے امن و امان کے ساتھ داخل ہو گے، طریقے کے مطابق سر منڈائے اور بال کترائے ہوئے اور تمہیں کوئی خوف نہ ہو گا۔ وہ اُن امور کو جانتا تھا جنھیں تم نہیں جانتے تھے اس لیے اُس خواب کے مطابق عمرہ ادا کرنے سے پہلے اُس نے فوری طور پر تم کو ایک زبردست نتیجہ خیز سیاسی فتح دلا دی۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس کو پورے عالم میں موجود تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کر دے یہی آخری رسولؐ کے ذریعے برپا کی جانے والی امتِ مسلمہ کا نصب العین ہے اور اس حقیقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے[1]۔ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں، اور جو ان کے رفیق ہیں وہ منکرین کے ساتھ معاملات (dealing) میں اپنے اصولوں پر انتہائی سختی سے کاربند رہنے والے اور آپس میں بڑے دل نواز اور ایثار پیشہ رحیم و کریم ہیں۔

ا قارئین کے لیے یہ جاننا دلچسپی سے خالی نہ ہو گا جو لوگ غلبۂ دین یا اعلائے کلمۃ اللہ کو دین اسلام کا تقاضہ نہیں جانتے وہ اس آیہ مبارکہ کا ایک ایسا اپنا من پسند مفہوم بیان کرتے ہیں جس سے دینِ حق کے غلبے کی بات اللہ کی ساری زمین کے لیے نہیں بلکہ صرف سرزمین [حجاز] کے لیے رہ جاتی ہے۔ آیہ مبارکہ کی ترجمانی یوں کی جاتی ہے: "دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اِس سرزمین کے تمام ادیان پر وہ اُس کو غالب کر دے۔ (یہ ہو کر رہنا ہے) اور اِس کی گواہی کے لیے اللہ کافی ہے"